إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۵ اگست سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اگست سنہ ۳۹ء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ابھی آشوبِ چشم کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

بیگم صاحبہ میاں عبداللہ خان صاحب بھی تاحال علیل ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موت کے آثار ظاہر ہونے پر عافیت کی دعا کرنا خلافِ ادب ہے

"جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا۔ کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا۔ کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالےٰ سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے۔ بلکہ سچا محب بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولےٰ کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے۔ اور اس کی رضا چاہتا ہے۔ اسی کے حق میں اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۔ یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے۔ اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے۔ وہی لوگ ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی رحمتِ خاص کے مورد ہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صـ۱۲۹)

عالم برزخ میں ہر شخص کو ایک نیا جسم ملتا ہے

"میں زور سے کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے۔ خواہ نورانی۔ خواہ ظلمانی۔ انسان کی یہ غلطی ہوگی۔ اگر وہ ان نہایت

اسلام کی حقیقت

"اسلام کیا چیز ہے؟ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں۔ اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں۔ جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے۔ اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے اسلام ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صـ۹۹)

"باریک معارف کو صرف عقل کے ذریعہ ثابت کرنا چاہے۔ بلکہ جاننا چاہیئے۔ کہ جیسا کہ آنکھ شیریں چیز کا مزا نہیں بتلا سکتی اور نہ زبان کسی چیز کو دیکھ سکتی ہے۔ ایسا ہی وہ علوم معاد جو پاک مکاشفات سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ صرف عقل کے ذریعہ سے ان کا عقدہ حل نہیں ہو سکتا۔ خدا نے اس دنیا میں مجہولات کے جاننے کے لئے علیحدہ علیحدہ وسائل رکھے ہیں۔ پس ہر ایک چیز کو اس کے وسیلہ کے ذریعہ سے ڈھونڈو۔ تب اسے پا لوگے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صـ۱۱۳)

وصیتیں

نمبر ۵۴۱۱ء: منکہ شیخ ناصر احمد ولد ڈاکٹر شیخ احمد الدین قوم شیخ پیشہ وقف زندگی عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۳۹ء ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ واقف زندگی ہونے کی وجہ سے مجھے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طرف سے پندرہ روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں حصہ آمد میں کمی بیشی ہوتی رہے گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر مرنے سے قبل کسی ایسی جائداد کا حصہ وصیت ادا کر دوں۔ تو اس کو منہا قرار دیا جائے۔

العبد: ناصر احمد واقف زندگی تحریک جدید ۲ر جولائی ۱۹۳۹ء
گواہ شد:۔ ملک عطاء الرحمٰن دارالامان ۲ر جولائی ۱۹۳۹ء
گواہ شد:۔ خاکسار۔ خلیل احمد ناصر قادیان ۲ر جولائی ۱۹۳۹ء

نمبر ۵۳۳۹ء: مسماۃ زکیہ بیگم زوجہ ملک عزیز محمد وکیل قوم ککے زئی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

زیورات قیمتی تخمیناً	۷۵ روپیہ	
نقد	۳۵ ″	
حق مہر نقد	۵۰۰ ″	حق مہر ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے
کل	۶۱۰	چھ سو دس روپیہ

اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی دیگر جائداد اپنی حین حیات میں بذریعہ ورثہ وغیرہ مجھے ملی۔ تو دسواں حصہ اس کا بھی وصیت ہذا میں شامل تصور ہوگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۱۷/۲/۳۹

زکیہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ عزیز محمد وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خاوند موصیہ بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد عثمان محاسب انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خان

نمبر ۵۳۸۹ء: منکہ غلام محمد ولد اللہ دتا قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن شہر سیالکوٹ محلہ کھٹیکاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں صرف ۵۰ روپیہ تنخواہ معہ سائیکل الاؤنس ماہوار ہے۔ کل ۵/- کا ۱/۱۰ حصہ بقدر ۵ چندہ وصیت ماہوار ادا کیا کروں گا۔ چنانچہ بجٹ میں بھی تحریر کرا دیا ہے۔ آئندہ جو کچھ جائداد پیدا کروں گا یا میری موت کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ دارالامان قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ ۱۲/۵/۳۹

العبد:۔ غلام محمد ولد اللہ دتا قوم راجپوت منشی آفیشل ریسیور یعنی گورنمنٹ ادکشنر ۱۲/۵/۳۹
گواہ شد:۔ قاسم الدین احمدی جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ ۱۲/۵/۳۹
گواہ شد:۔ سید محمد حسین احمدی آنریری انسپکٹر وصایا حال دفتر قانونگوئی نارووال ۱۲/۵/۳۹

نمبر ۵۴۱۵ء: مسماۃ سہاگن بی بی بیوہ مہر اروڑا قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۰۹ء ساکن سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ ہار طلائی و جگنیاں، آٹھ تولہ مالیتی		۲۸۰	روپیہ
۲۔ پھول ″	وزنی ایک تولہ	۳۵	″
	کل قیمت	۳۱۵	″

مندرجہ بالا رقم ۳۱۵ روپیہ بطور حق مہر میری جائداد ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میرا ارادہ ہے یہ حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ ورنہ میری بعد وفات میرے ورثا ادائیگی کے ذمہ وار ہوں گے۔

العبد:۔ سہاگن بی بی بیوہ مہر اروڑا
گواہ شد:۔ محمد شریف ولد مہر اروڑا پسر موصیہ
گواہ شد:۔ غلام حسن نمبردار بقلم خود ساکن سیالکوٹ

نمبر ۵۳۱۹ء: منکہ محمد یوسف ولد جیوے خان مرحوم قوم جٹ مسلمان پیشہ زراعت عمر قریباً تیس سال پیدائشی احمدی ساکن رام گڑھ ڈاک خانہ ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر نومبر ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت برچوبیس گھماؤں اراضی بارانی زیر کاشت علاوہ ملکیت حصہ شاملات دہی بغیر شراکت غیری کے ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک مکان خام مسقفہ ہے۔ ان ہر دو ملکیت کی آج کے بازاری ریٹ سے دو ہزار ایک صد (۲۱۰۰) روپیہ ہے۔ لہٰذا میں اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیتا ہوں۔ اور اس لئے داخل خارج کاغذات سرکار میں کرا دیا جاوے گا۔ ۲۱۰۰ کے ۱/۳ ۷۰۰ سات صد روپیہ داخل خزانہ صدر قادیان کروں گا۔ اگر اس سات صد حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل کرا دوں گا۔ اس کی رسید لوں گا۔ جو اصل سات سو منہا تصور ہوگی۔

اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی جائداد اور بھی ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد یوسف ولد جیوے خان موصی
گواہ شد:۔ حکیم عبد الرحمٰن قریشی سیکرٹری انجمن احمدیہ
گواہ شد:۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال بقلم خود
گواہ شد:۔ نور محمد امیر جماعت احمدیہ غوث گڑھ

نمبر ۵۳۹۱ء: منکہ محمد شفیع ولد میاں میراں بخش قوم راجپوت پیشہ بکس میکر عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد صرف ایک مکان مرہونہ بعوض مبلغ چار صد روپیہ ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اوسطاً ۲۰/- ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ۲۳/۵/۳۹

العبد:۔ محمد شفیع بقلم خود ۲۳/۵/۳۹
گواہ شد:۔ محمد حیات ولد میراں بخش آڈیٹر انجمن احمدیہ سیالکوٹ
گواہ شد:۔ فیروز الدین ولد گلاب الدین قوم راجپوت سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۳۹۷ منکہ محمد طالب خان ولد صدر الدین قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت پولیس عمر ۲۷ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ڈانگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی میرے نام کوئی جائیداد ہو گی۔ انشاء اللہ اس کا دسواں حصہ یا دسویں حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کے نام درج کرا دوں گا۔

(۲) اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۲۰/۱۰ روپیہ ہے میں انشاء اللہ اس کا دسواں حصہ بمد وصیت ادا کرتا رہوں گا۔

العبد محمد طالب خان بقلم خود پولیس کنسٹیبل متعینہ لائن پولیس جھنگ۔
گواہ شد ناصر علی ہیڈ کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر جھنگ۔ گواہ شد محمود احمد خان جنجوعہ بیرسٹر سرکاری وکیل جھنگ ۲۷/۵/۳۹

رلیسٹورین کے متعلق سید محمد مسعود صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں "آپکی دوائی رلیسٹورین کی بابت میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں فی الواقعہ مفید دوائی آپنے پیش کی ہے۔ خدا آپکی سعی کو بابرکت کرے"۔ رلیسٹورین کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لاکر دوبارہ نئی زندگی بخشنے والی ہے۔ زیادہ تعریف فضول منگواکر اسکے حیرت انگیز فوائد کو ملاحظہ فرمائیں نہایت عجیب چیز ہے قیمت صرف دو روپیہ علاوہ محصول پتہ:۔ رلیسٹورین لیبارٹری پروپرائٹر سید خواجہ علی قادیان پنجاب

فارم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عطر دین ولد دیوان و ابراہیم قادر بخش پسران دیوان ذات جٹ سکنہ فقیر انوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء (دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب** بی۔ اے۔ ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(بورڈ کی مہر)

معجون عنبری یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ہندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)
نوٹ۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے
ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ خوشحال سنگھ و لال سنگھ پسران بریام ذات جٹ سکنہ گلین تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی نہال سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہٰذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۰/۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰/۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰/۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء
(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

دوائی اٹھرا

حب اٹھرا رجسٹرڈ

محافظ جنین

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تپ۔ خشک۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر **حکیم نظام جان** شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۲ راگست - آج ڈینزگ میں ایک بیان جاری کیا گیا ہے - کہ ہٹلر نے ڈینزگ کو راتش میں شامل کرنے کے لئے جو اقدامات تجویز کر رکھے ہیں - ان کی پہلی منزل طے ہو گئی ہے - یعنی آزاد شہر میں نازی فوج قائم کر دی گئی ہے مشرقی پرشیا اور ڈینزگ کے مابین آمد و رفت کی کھلی اجازت دیدی ہے جس سے جرمن مال بغیر محصول ڈینزگ آیا کریگا کہا جاتا ہے - کہ اس سے پولینڈ کی اقتصادی حالت پر بہت برا اثر پڑیگا -

روم ۲ راگست - اطالوی حکومت نے فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ آٹھ سال میں دو ارب ۲۰ کروڑ لیرا البانیہ کی اقتصادی ترقی کے لئے صرف کرے گا - یہ رقم خاص طور پر اراضی کی اصلاح پر صرف کی جائے گی -

ناگپور ۲ راگست - آئندہ شنبہ کو یہاں آریہ سماجی لیڈروں کی ایک کانفرنس ہو گی جس میں یہ فیصلہ ہوگا - کہ حیدرآباد کی ستیہ آگرہ عارضی طور پر بند کی جائے یا مستقلاً -

واشنگٹن ۲ راگست - آج مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ کو زبردست شکست ہوئی - جب کہ امریکن سینیٹ نے ایڈمنسٹریشن لینڈنگ بل پر غور کرنے سے انکار کر دیا -

لنڈن ۲ راگست - انسداد تشدد کے متعلق نئے پاس شدہ بل کے ماتحت آج چھ مشتبہ اشخاص کو انگلستان سے نکال دیا گیا -

شملہ ۲ راگست - ریاست دھامی کے حکمران نے حکم دیا ہے کہ ریاستی جلوس پر گولی چلائے جانے کے واقعہ کی تحقیقات کی جائے - کمیٹی میں بعض غیر سرکاری ارکان بھی ہونگے -

ٹوکیو ۲ راگست - آج جاپان کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے - کہ ٹوکیو کانفرنس میں ٹین سین میں پولیس کے انتظامات کے متعلق برطانیہ کے ساتھ جملہ امور میں تصفیہ ہو گیا ہے - جاپان کا مطالبہ تھا - کہ ٹین سین کی پولیس میں کم سے کم تین جاپانی افسر لئے جائیں -

بمبئی ۲ راگست - مولانا حسرت موہانی کی قیادت میں یہ تحریک شروع ہوئی ہے - کہ مسلم لیگ میں "بایاں بازو" قائم کیا جائے - جو لیگ کے ترقی پسند نوجوانوں کو منظم کرے

لاہور ۲ راگست - پہلے یہ خبر شائع ہوئی تھی - کہ آریہ ستیہ آگرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کو ۲۰ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے - لیکن یہ صحیح نہیں سزا ۴۳ ماہ کی ہے - آپ کی صحت بہت خراب بتائی جاتی ہے -

سری نگر ۲ راگست - درگاناگ مندر کے سلسلہ میں آج کشمیری پنڈتوں نے سول نافرمانی شروع کر دی ہے - آج ایک جلوس نکالا گیا جو مندر میں داخل ہوا - اور دھرم ارتھ کے مہتمم کو جو وہاں موجود تھا - مار کر بے ہوش کر دیا - ان کا مطالبہ ہے کہ مندر ان کے قبضہ میں دیا جائے - گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے - اور پولیس کی زیادتیوں کی تحقیقات کرائی جائے -

پٹنہ ۲ راگست - بھاگلپور کے ۱۴ کانگریسیوں کو کانگرس سے خارج کر دیا گیا ہے - کیونکہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے الیکشن کے موقعہ پر انہوں نے کانگرسی امیدوار کی مخالفت کی تھی ان میں سے بعض کو پانچ سال کے لئے اور بعض کو تین سال کے لئے خارج کیا گیا ہے -

کراچی یکم اگست تمام ہندوستان کے میئرز اور ڈپٹی میئرز کی کانفرنس یہاں منعقد ہوئی ہے - جس میں سفارش کی گئی ہے - کہ تمام لوکل باڈیز میں نامزدگی کا سسٹم اڑا دیا جائے - اگر کسی ممبر کے خلاف مقدمہ ہو - تو اسے عدالت کی حاضری سے مستثنیٰ رکھا جائے - میئرز اور ڈپٹی میئرز بلحاظ عہدہ جیلوں کے وزیٹر تسلیم کئے جائیں - پبلک تقاریب میں میئرز کو گورنر کے ساتھ کرسی دی جایا کرے وغیرہ وغیرہ

لکھنؤ ۲ راگست - کل یہاں کانگرس کمیٹی کے اہتمام میں تلک ڈے کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا - مگر اس میں ہندو مہاسبھائیوں اور شیعوں نے ادھم مچا دیا - ایسے لوگوں کے گرد جو شور کرتے تھے پولیس نے گھیرا ڈال لیا - اور ان کو جلسہ گاہ سے باہر لے گئی -

امرتسر ۲ راگست - ایک شخص کے خلاف ڈگری کی وصولی کے لئے اس کی بہن کا مال قرق کیا گیا تھا - بہن نے عذر داری کی تو سب جج نے فیصلہ کیا ہے کہ بھائی کے قرضہ میں بہن کا مال قرق ہو سکتا ہے -

گوجرہ یکم اگست - گندم ڈرڈ ۹/-/۲ نمبر ۵۹۱ - ۶/۴/۲ نخود ۱۴/۲ تورییہ ۴/۴ گھی -/۸/۵۳ جڑانوالہ میں گھی ۴/۸/۳۳ گندم ڈرڈ ۲/۲ نخود ۱۵/۲ تورییہ ۳/۴ لائلپور میں گھی ۸/۷/۳۷ ابوہر میں گندم ۶/۲ ہتھیان میں ۱۱/۳ اور ہاپوڑ میں ۸/۷/۲ ہے

شملہ ۲ راگست - ہندوستان سے جو افواج مصر جا رہی ہیں - پہلے کی طرح ان کے مصارف حکومت برطانیہ برداشت کرے گی - قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں کے مسلمان ہندوستان کے فوجی مسلمانوں کی شایان شان استقبال کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں - اور انہیں نہر سویز کے کنارے ٹھہرانے کا انتظام کر رہے ہیں جس سے مقصد یہ ہے - کہ آئندہ ان سے نہر سویز کی حفاظت میں مدد لی جا سکے -

پشاور ۲ راگست - خان عبد الغفار خان صاحب نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ مسلم لیگی اور خاکسار میرے بھائی ہیں - جو ان کا مخالف ہے وہ میرا دشمن ہے -

شنگھائی ۲ راگست چینی حکومت نے اعلان کیا ہے - کہ اس کی فوجوں نے صرف ماہ جون کے اندر اندر ۳۵ ہزار جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے

وارسا ۲ راگست - پولینڈ میں یہ قانون نافذ کر دیا گیا ہے - کہ آئندہ حکومت کے خلاف کسی سازش میں حصہ لینے والوں کے مقدمات کی سماعت فوجی عدالت میں ہوا کرے گی - ایک قانون وضع ہوا ہے - جس کے رو سے ہر جوان مرد و زن کو زمانہ جنگ میں ملکی خدمات کے لئے اپنا نام پیش کرنا ضروری ہوگا -

ادیس آبابا ۲ راگست اطالوی حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی - کہ اس شہر کو جدید طرز کا عمدہ شہر بنانے کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے - کمیٹی نے ایک سال کے بعد رپورٹ پیش کی ہے - اس کی سکیم کے مطابق شہر بنانے پر ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ صرف ہونگے تعمیر کا کام بہت جلد شروع ہو جائے گا اور تین چار سال میں یہ شہر اطالوی نو آبادیات کا خوبصورت ترین شہر اور تجارتی مرکز بن جائے گا -

پوری ۲ راگست - آج وائسرائے ہند دہلی واپس روانہ ہو رہے ہیں -

بنوں ۲ راگست - فقیر ایپی کے لفٹیننٹ مشک عالم اور سیف الملک نے بعض ساتھیوں کو لے کر یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں پر حملہ کیا - دکانوں کو لوٹ لیا - اور گوردوارہ کو آگ لگا دی - چوکیداروں نے مورچوں سے فائر کئے - جس سے یہ دونو وہیں ہلاک ہو گئے -

میرٹھ ۲ راگست - ہندوؤں کے اعتراض کی بنا پر حکومت نے موضع پاٹلا میں اذان کی ممانعت کر دی تھی - مسلمانوں نے اس کی خلاف ورزی کی - ہندوؤں نے فساد کیا - اور حکومت نے کئی گرفتاریاں کر لیں -

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۹۴۔ نماز میں دُعائے استخارہ

مقدمہ کرم دین کے ایام میں ایک صاحب قادیان میں مہمان آئے ہوئے تھے ان کا نام ابوسعید عرب تھا۔ دراصل ڈونگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ مگر بچپن میں برہما چلے جانے کے سبب اور غالباً عربوں کے ساتھ زیادہ تعلق رکھنے کے سبب عرب مشہور ہو گئے تھے۔ اور برہما میں احمدی ہو کر قادیان آئے ہوئے تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقدمہ کی ضرورت کے لئے ایک اخبار کے فائل حاصل کرنے کے واسطے لاہور بھیجنا چاہا۔ اس اخبار میں بعض ایسے مضامین تھے۔ جو مقدمہ میں ہمارے لئے مفید تھے۔ اس واسطے ان کا حاصل کرنا ضروری تھا۔ مگر اخبار والا مخالف تھا اور امید نہ تھی کہ وُہ دیدے اس واسطے عرب صاحب کو جو ہوشیار آدمی تھے اس کام پر متعین کیا گیا۔ غالباً عصر کی نماز سے قبل مسجد مبارک میں ان کے بھیجنے کی تجویز ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرب صاحب سے فرمایا۔ کہ آپ استخارہ کر لیں۔ پھر فرمایا نماز عصر کے اندر ہی استخارہ کر لیں۔ عرب صاحب بعد استخارہ لاہور گئے۔ اور اخبار دل کے مطلوبہ فائل لانے میں کامیاب ہو کر آئے۔

یہ عرب صاحب بعد میں ٹرکی چلے گئے تھے۔ وہاں سے روس گئے۔

جب مولانا مولوی ظہور حسین صاحب روس میں قید تھے تو یہ عرب صاحب بھی اسی قید خانہ میں سیاسی شبہات کے سبب محبوس تھے۔ وہاں سے رہا ہو کر وُہ مصر چلے گئے اور وہاں بیمار ہو کر ایک سرکاری ہسپتال میں فوت ہو گئے۔

مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ از کراچی

ایک مصری احمدی احمد آفندی حلمی کی قاہرہ سے آمد

برادرم احمد آفندی حلمی جو مصر کے ایک معزز ترین گھرانے کے رکن ہیں۔ اور مصر کے ہاؤس آف لارڈز کے سیکرٹریٹ ہیں۔ معقول مشاہرے پر ملازم۔ ہفتہ کی صبح کو قادیان پہونچ رہے ہیں۔ کراچی سے حاجی عبدالکریم صاحب کا تار آیا ہے کہ وہ کراچی پہونچ گئے ہیں۔ اور کراچی ایکسپرس سے قادیان روانہ ہو رہے ہیں۔

برادر موصوف کئی سال تک ہماری مصری جماعت کے سیکرٹری مال رہے ہیں۔ اور اب جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ دوسرے مصری احمدی ہیں جو خالصۃً دینی اغراض کے ماتحت ہندوستان آئے ہیں۔ اھلاً و سھلاً و مرحباً۔

خاکسار محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم

چندہ تحریک جدید کے متعلق

ایک دوست کا قابلِ تعریف ایثار

قریشی محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید فاضلکا سے لکھتے ہیں۔

دو سال کا چندہ تحریک جدید ادا نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ میں اس وقت بے کار تھا۔ مگر دل میں ہر وقت بے چینی لگی رہتی کہ افسوس ان سالوں میں مَیں نے کچھ ادا نہ کیا۔ مگر اپنی مجبوری پر چار آنسو بہا کر خاموش ہو جاتا۔ جب میں نے دیکھا کہ ۱۵ اگست کو مخلصین اپنے سابقہ سالوں کے بقائے اور سال پنجم کا چندہ ادا کر کے مخلصین کی صف اول میں کھڑے ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں گے۔ تو دل میں اک ہوک اٹھی کہ آہ میرے پاس اس وقت بوجہ بے کاری ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔ مَیں کیا کروں۔ بڑی مشکل سے مَیں نے اپنے اہل و عیال کو جنہیں میں نے اپنی بے کاری کی وجہ سے چار ماہ سے متواتر کچھ نہیں بھیجا تھا۔ بھیجنے کے لئے چھ روپے جمع کئے تھے مگر عین اس وقت جب میں انہیں گھر روانہ کرنے والا تھا آپ کا گرامی نامہ ملا۔ دل میں یہ تحریک ہوئی۔ کہ صرف زبانی وعدہ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ کیا مطلب یہی آزمائش کا وقت ہے۔ پس چھ روپیہ وہ اور چار روپے ایک دوست سے قرض لے کر دو سالوں کا چندہ بھیجوں۔ لیکن اب مجھے گزشتہ سالوں پر اضافہ کرنے کے لئے جسے میں ادا نہ کر سکا تھا دس آنہ کی ضرورت تھی۔ اتفاق حسنہ سے ایک دوست کو اپنی دو چار پائیاں بنوانے کی ضرورت تھی۔ میں نے کہا کسی اور سے بنوانے کی کیا ضرورت ہے میں بُن دوں گا۔ آپ اتنی اجرت مجھے دے دیں۔ پس میں نے دُو دو چار پائیاں بُن کر آٹھ آنے حاصل کئے اور دو آنہ کا اور اضافہ کر کے دس روپے دس آنے بھیج رہا ہوں الحمدللہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"ہزارہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بسا اوقات چندہ کے لئے خود فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور اس تنگی کے باوجود اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ خدا کا قرض اس لئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے جماعت کی تعریف کی ہے۔ اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں"۔

پس مخلصین جماعت کو اپنے چندے ماہ اگست میں سو فیصدی پورے کرنے کی پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

"الفضل" کے وی پی واپس کرنیوالے اصحاب

نہایت افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس امر کے کہ "الفضل" میں دس پندرہ روز قبل ان احباب کے نام شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ جن کے نام وی پی بھیجے جانے ہوتے ہیں اور ان سے بار بار درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وُہ یا تو تاریخ مقررہ تک رقم ارسال فرما دیں۔ یا کم سے کم ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع بھیجدیں۔ تا ان کو وی پی نہ کیا جائے۔ مگر بعض اصحاب ان میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہیں کرتے۔ اور جب انکی خدمت میں وی پی ارسال کر دیا جاتا ہے تو اسے واپس کر دیتے ہیں۔ گویا اس طرح عمداً دفتر کو نقصان پہونچانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جب حسب قواعد وی پی واپس آجانے پر ان کا اخبار روک دیا جاتا ہے۔ تو پھر گلہ کرنے لگتے ہیں۔ ایسے اصحاب گلہ کرنے کی بجائے مستعدی سے ان دو صورتوں میں سے جن کا اوپر ذکر ہُوا ہے ایک صورت ضرور اختیار فرمایا کریں۔ تو دفتر نقصان سے بچ جائے۔ اور انہیں محروم نہ ہونا پڑے۔ خاکسار مینجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانانِ حیدرآباد اور نئی اصلاحات

حکومتِ حیدرآباد دکن نے حال میں اصلاحات کے متعلق جو اعلان کیا ہے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کسی لحاظ سے بھی وہ کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کرسکا۔ حیدرآباد میں قانون شکنی کی مہم جاری کرنے والے آریہ تو اس لئے ان اصلاحات کو کچھ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ ان کے نزدیک یہ محض ان کے اس دباؤ کا نتیجہ ہیں۔ جو ستیہ آگرہ کے ذریعہ وہ ڈال رہے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مزید دباؤ ڈالنے سے حکومتِ نظام کو اور زیادہ اپنے آگے جھکنے پر مجبور کرسکیں گے۔ اور مسلمانانِ حیدرآباد میں اس لئے بے چینی اور اضطراب کی رَو پھیل گئی ہے۔ کہ نظام حکومت میں بہت بڑا تغیر کرنے کا اعلان اچانک کرکے ان کو حیران اور ششدر کردیا گیا ہے۔ چنانچہ جہاں آریوں نے لکھا ہے کہ

”حکومت حیدرآباد نے اپنی طرف سے یہ جتن کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کی یا دوسرے الفاظ میں ہندو مذہبی نقطۂ نگاہ کی تسلی کرادی جائے“ (ملاپ ۲۱ جولائی)

اور سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ:۔

”آریہ سماجیوں۔ آریہ سجنوں اور آریہ اور ہندو اخبارات نے صاف اور زور دار الفاظ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ کے کمیونک میں جن شہری و مذہبی حقوق کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق شدید بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ آرین لیگ ہر ملک کے گوشے گوشے سے زور ڈالا جارہا ہے۔ کہ ستیہ آگرہ کو تیز کردیا جائے تاوقتیکہ تمام موہوم باتوں کی تشریح کرکے مندروں۔ یگیہ شالاؤں۔ جھنڈوں۔ اور دھرم پرچار پر عائد کردہ پابندیاں دُور نہ کردی جائیں“

ادھر حیدرآباد کے مسلمان مختلف رنگوں میں اپنے غم و غصہ کا اظہار کررہے ہیں۔ اور چونکہ ہندوؤں کے حوصلے حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ اس لئے ابھی سے یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے کہ وہ سرزمین جسے کل تک اسلامی مملکت سمجھا جاتا تھا۔ آج وہاں مسلمانوں کے لئے کھلے بندوں اپنے دردِ دل کے اظہار میں بھی سخت مشکلات پیش آرہی ہیں چنانچہ مسلمانوں کے ایک نہتے۔ اور پُرامن جلوس کے ساتھ حال میں جو کچھ گزری ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ بلاوجہ اول تو ہجوم پر بند مکانوں سے سنگ باری کی گئی۔ اور جب ایسے دکانوں میں گھس کر پتھر پھینکنے والوں کا پتہ لگانا چاہا۔ تو اندر سے گولیاں چلا کر کئی ایک مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور بہت سے لوگوں کو شدید زخمی کردیا۔

حیدرآباد دکن میں جہاں ہندو مسلمانوں کے تعلقات بہت اچھے چلے آرہے تھے۔ یہاں تک نوبت پہونچ جانا جہاں نہایت ہی افسوسناک ہے۔ وہاں قیامِ امن کے ذمہ وار حکام کی بے تدبیری۔ اور عدم تدبر کا بھی نتیجہ ہے۔ ہم ملکی اصلاحات کے مخالف نہیں۔ بلکہ بہت بڑے مؤید ہیں لیکن کوئی ایسا طریق عمل مناسب اور موزوں نہیں سمجھتے۔ جو موقعہ اور محل کے مطابق نہ ہو۔ اور جس کا نتیجہ امن اور اطمینان کی بجائے بے امنی اور اضطراب پیدا ہو۔ کیونکہ ایسی فضا میں اچھی سے اچھی بات بھی مضر ثابت ہوتی ہے۔ اور نہایت خطرناک نتائج پیدا کرسکتی ہے۔

کابل میں امیر امان اللہ خان نے بھی اصلاحات جاری کرنی چاہی تھیں۔ اور بعض ان میں سے مفید بھی تھیں۔ لیکن چونکہ ملک کو ان کے نفع و نقصان سے بالکل اندھیرے میں رکھا گیا تھا۔ اور یک لخت غیر معمولی تغیر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہوگیا۔

غرض تغیر خواہ کتنا ہی مفید اور ضروری کیوں نہ ہو۔ بتدریج ہی رونما ہو۔ تو مفید ہوسکتا ہے۔ اور جب یہ ایک مسلّمہ بات ہے۔ کہ دیسی ریاستوں میں ابھی اتنی بیداری نہیں پیدا ہوئی۔ اور نہ ہی ابھی انہوں نے سیاسی طور پر اتنی ترقی کی ہے۔ کہ وہاں بھی ویسے ہی اختیارات دیئے جائیں۔ جیسے برطانوی ہندوستان کو مل چکے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ ریاستوں میں بیداری کے مطابق اختیارات دیئے جائیں۔ اور ریاست کے اہم طبقوں کے مشورہ سے اصلاحات جاری کی جائیں۔

حیدرآباد میں جن اصلاحات کا اعلان کیا گیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ نظامِ ملکی پر ان کا کیا اثر پڑے گا۔ رعایا کو اور اس رعایا کو جس کا موجودہ نظام حکومت میں بہت بڑا دخل ہے جس کے مفادات سب سے زیادہ ریاست کے ساتھ وابستہ ہیں اور جو آبائی روایات کی بنا پر ریاست کے ساتھ سب سے زیادہ پیوستہ ہے۔ اس سے پوچھا تک نہیں گیا۔ اور اسے مشورہ دینے کا قطعاً موقعہ نہیں دیا گیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ ایک طرف تو آریوں کے ستیہ گرہ سے پوری طرح نپٹ لیا جاتا۔ اور تاوقتیکہ قانون کے اندر رہ کر اپنے مطالبات پیش نہ کرتے۔ ان کو پابندیٔ قانون کا سبق پڑھایا جاتا اور دوسری طرف ریاست کے اہم طبقوں کے نمائندوں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کرکے اس میں ضروری امور پیش کیئے جاتے۔ اور پھر مشورہ کے بعد مناسب رنگ میں ان کو نافذ کیا جاتا۔

موجودہ صورت میں ہمارے نزدیک مسلمانانِ حیدرآباد کی بے چینی اور اضطراب کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ حکومت نے اصلاحات کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ وہ غیر مسلم بیرونی دباؤ کے ماتحت کیا ہے اور؛ حکومت اس طرح بیرونی دباؤ سے پھسل سکتی ہے۔ اس کا قدم نہ معلوم کہاں جاکر ٹھہرے اور مسلمانوں پر کیا گزرے۔ لیکن اگر حکومتِ نظام اس موقعہ پر جبکہ اس کے خلاف ستیہ آگرہ جاری تھا۔ اور کھلم کھلا اس کے قوانین کو توڑا جارہا تھا۔ اعلان نہ کرتی اور جب کرتی۔ تو اپنے ملک کے عمائدین سے مشورہ لینے کے بعد کرتی۔ تو یہ صورت قطعاً نہ پیدا ہوتی۔ جو اب پیدا ہوچکی ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ ۱۳۴۷ف میں حضور نظام کے ایک اعلان کے مطابق اصلاحاتی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس کے متعلق مختلف محکموں سے استصواب رائے کرنے کے بعد اب سکیم شائع کی گئی ہے۔ گویا یہ آریہ ستیہ گرہ کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ قدرتی طور پر ضروری مراحل طے کرنے کے بعد وہ اب شائع ہوئی ہے۔ لیکن جبکہ اس کے متعلق رعایا کے اہم طبقہ کو اظہار رائے تک کا موقعہ نہیں دیا گیا تھا۔ تو کیا ضرور تھا کہ اسے ایسے موقعہ پر شائع کیا جاتا۔ جبکہ بیرونی غیر مسلم اسے اپنے دباؤ کا نتیجہ قرار دے سکتے۔ برطانوی ہند میں جس زور شور کے ساتھ عدم تعاون اور ستیہ گرہ کیا گیا۔ وہ کسے معلوم نہیں۔ لیکن اس دوران میں اصلاحات کا اعلان تو الگ رہا۔ حکومت نے کوئی معمولی سے معمولی مطالبہ بھی منظور نہ کیا۔ ہاں جب پوری طرح اس تحریک کو کچل دیا۔ تو اصلاحات کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور بڑے غور و فکر اور صلاح و مشورہ کے بعد ان کا نفاذ کیا۔ حکومت نظام کو بھی یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ اب جبکہ مسلمان کئی قسم کے خدشات کے پیش نظر بے چینی اور اضطراب کا اظہار کررہے ہیں۔ حکومت نظام کو چاہیئے۔ کہ ان کی تسلی کا مناسب انتظام کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقرار نامہ اور آپکی عمر

پہلا سوال۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں جو اقرار نامہ داخل کیا تھا وہ کن الفاظ میں تھا۔ اور تشریح متعلقہ الفاظ کیا ہے۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں اقرار نامہ تحریر فرمایا تھا۔ اس اقرار نامہ کے متعلق یہ امر قابل غور ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف حفظ امن کا ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اور اس وقت کے سب انسپکٹر بٹالہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بہت بڑا مخالف تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دونوں کے خلاف رپورٹ کر دی۔ کہ دونوں سے حفظ امن کی ضمانت لینی چاہیئے • اس کا اس کارروائی سے یہ مقصد تھا۔ کہ تا اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عداوت ہے، لیکن اللہ تعالےٰ نے دشمنوں کے اس منصوبہ کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ عدالت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ایک اقرار نامہ لکھوایا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے جو اقرار نامہ لکھا وُہ یہ تھا

"آئندہ میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا۔ جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں۔ کہ کسی شخص کو ذلت پہونچے گی۔ یا وہ مورد عتاب الٰہی ہو۔ میں خدا کے پاس ایسی اپیل کرنے سے بھی اجتناب کروں گا۔ کہ وُہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے۔ کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے میں کسی چیز کو الہام بتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا۔ جس کا یہ منشا ہو اور ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو۔ کہ فلاں شخص ذلت اٹھائیگا۔ یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔ میں اس امر سے باز رہوں گا۔ کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دلآزار لفظ استعمال کروں۔ یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہونچے۔ ان کی ذات کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ دجال کافر۔ کاذب۔ بطالوی نہیں لکھوں گا۔ میں ان کی پرائیویٹ زندگی یا خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کروں گا۔ جس سے ان کو تکلیف پہونچنے کا عقلاً احتمال ہو۔"

اسی قسم کا ایک اقرار نامہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی تحریر کیا۔ جس میں درج کیا۔ کہ میں مرزا صاحب (حضرت مسیح موعودؑ) کو دجال وغیرہ کے الفاظ سے نہیں یاد کروں گا اور قادیان کو چھوٹے کاف سے نہیں لکھونگا اور انکی نسبت ایسے الفاظ نہیں لکھوں گا جن سے انہیں یا ان کے متبعین کو تکلیف ہو وغیرہ ذالک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقرار نامہ میں یہ نہیں کہا گیا کہ مطلقاً الہامات آپ شائع نہیں کریں گے۔ بلکہ ایسے الہامات جو کسی شخص واحد کی ذلت یا موت یا عتاب کے رنگ میں ہوں۔ اور وُہ اندازی رنگ رکھتے ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کسی مخالف کی موت اور ذلت بطور نشان کے اس وقت تک کسی نبی پر الہاماً ظاہر نہیں فرماتا جب تک وُہ مخالف اپنی شرارتوں اور شوخیوں سے اسکا خود تقاضا نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت اقدس اقرار نامہ سے بہت پہلے ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں۔

"میں نے بعض اشخاص کی موت کی نسبت پیشگوئی کی ہے۔ لیکن نہ اپنی طرف سے بلکہ اس وقت اور اس حالت میں جب کہ ان لوگوں نے اپنی رضا و رغبت سے ایسی پیشگوئی کے لئے مجھے تحریری اجازت دی۔ چنانچہ ان کے ہاتھ کی تحریریں اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ جن میں سے بعض ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں شامل کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ باوجود اجازت دینے کے پھر بھی ڈاکٹر کلارک صاحب نے ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور اصل واقعات کو چھپایا۔ اس لئے آئندہ میں پسند نہیں کرتا۔ کہ ایسی درخواستوں پر کوئی اندازی پیشگوئی کی جائے۔ بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا۔ کہ اگر کوئی اندازی پیشگوئیوں کے لئے درخواست کرے۔ تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی۔ جب تک وُہ ایک تحریری حکم اجازت مجسٹریٹ صاحب ضلع کی طرف سے پیش نہ کرے۔ یہ ایک ایسا طریق ہے جس میں کسی کو کی گنجائش نہیں رہے گی۔"

(اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ کتاب البریہ)

ایسا ہی آپ نے آپس کے مباحثات اور ایک دوسرے کے خلاف سخت تحریروں کے متعلق ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۳۲ تحریر فرمایا۔ کہ مخالفین مجھ سے اور میری جماعت سے سات سال تک اس طور سے صلح کرلیں کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے مونہہ بند رکھیں۔ اور ہر ایک کو محبت اور اخلاق سے ملیں۔ اور قہر الٰہی سے ڈر کر ملاقاتوں میں مسلمانوں کی عادت کے طور پر پیش آئیں ہر ایک قسم کی شرارت اور خباثت کو چھوڑ دیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کے اقرار نامہ میں یہی دونوں باتیں تھیں جنہیں آپ اس اقرار نامہ سے بہت پہلے اپنی طرف سے خود پیش فرما چکے تھے۔ کہ کسی کی موت اور ہلاکت اور ذلت کی پیشگوئی اس وقت تک نہ ہوگی۔ جب تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس وہ تحریر نہ دے۔ اور دوسرے یہ کہ آپس میں بحث و مجادلہ بند کر دیا جائے۔ اور آپکو اپنی تبلیغ کا کام پُرامن طریق سے کرنے دیا جائے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس قسم کا ایک اقرار نامہ لکھ دیا۔ کہ وُہ آئندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدتہذیبی اور بیہودہ گوئی نہیں کرے گا۔ تو حضور نے بھی ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھ دیا۔ کہ آپ انکے خلاف کوئی سخت لفظ استعمال نہیں فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ کا جواب تو دفاعی ہوتا تھا۔ ہمیشہ ابتداء دشمن اور مخالف کی طرف سے ہوتی ہے۔ جب وُہ اس طریق کو ترک کر دے گا۔ تو لازماً حضور کی طرف سے انکا جواب اس رنگ میں نہیں ہوگا۔ پس اس اقرار نامہ میں کوئی نئی بات نہ تھی۔ بلکہ ایسی باتیں تھیں جن کا اعلان حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بہت عرصہ پہلے کیا جا چکا تھا۔

دوسرا سوال۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کیا تھی؟

جواب۔ آپ نے عمر کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ سو اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب البریہ میں جو یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ یہ ایک اندازہ ہے جو کہ عام طور پر لگایا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ عام دستور ہے۔ کہ جب عمر کا حساب یقینی اور قطعی نہ ہو تو دہاکوں کا فرق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اہل زبان اسی طور پر گفتگو کرتے ہیں۔ کہ میری عمر ساٹھ ستر کے درمیان ہے یا چالیس پچاس سال کی ہوگی۔ وغیرہ ذالک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صراحتاً فرما چکے ہیں کہ آپ کی عمر کا صحیح اندازہ نہیں ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ "عمر کا اصل اندازہ تو خدا تعالےٰ کو معلوم ہے مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے میری عمر ستر برس کے قریب ہے" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۳)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔ "میری عمر ستر کے قریب ہے" (ضمیمہ براہین صفحہ ۹۷) اور یہ کتاب ۱۹۰۵ء کی تصنیف ہے۔ اس لحاظ سے آپکی تاریخ پیدائش ۱۸۳۵ء بنتی ہے۔ اور آپکی عمر ۷۵ سال سے اوپر ثابت ہوتی ہے۔

اسی طرح آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں کہ آپکو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف ۱۲۹۰ھ میں ہوا۔ اور اس وقت آپکی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ (دیکھیں تریاق القلوب صفحہ ۶۸) اس سے بھی آپکی عمر کا شمار ۷۵ سال سے اوپر بنتا ہے نیز اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کی تعیین ایک ایسے رنگ میں ہوئی ہے جس سے معلوم ہو گیا ہے کہ آپکی عمر ۷۵ سال سے اوپر تھی حضرت اقدس نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۱ حاشیہ بار اول میں فرمایا ہے کہ حضور کی پیدائش جمعہ کے دن چاند کی چودھویں تاریخ کو ہوئی تھی۔ اور آپکی روایت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کی ہے کہ حضور فرماتے تھے۔ کہ "ہندی مہینوں کے لحاظ سے میری پیدائش پھاگن کے مہینہ میں ہوئی تھی"۔ ان امور کو مدنظر رکھ کر جب گزشتہ جنتریوں کو دیکھا گیا۔ تو یہ تاریخ ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بنتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوکر مزدور ہے، غلام نہیں ہے

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

ایک دوست انبالہ سے اپنے خط میں مجھے تحریر فرماتے ہیں:۔

"السلام علیکم ۔ گزارش ہے۔ کہ آپ کا ایک مضمون "الفضل" کی ایک قریبی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جس میں سادہ زندگی کے متعلق نہایت قیمتی نصائح ارشاد فرمائی ہیں مگر میرے نزدیک جہاں بناسپتی گھی کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ بناسپتی گھی ملازمین کے لئے استعمال کریں۔ یہ قابل اعتراض ہے اور اس کا اکثر غیر احمدی اشخاص نے تمسخر اڑایا ہے۔ چونکہ خاکسار خود بھی اس کے خلاف ہے۔ اس لئے مخالفین کو کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے ملتمس ہوں۔ کہ اس کی تشریح فرمائیں۔ کہ آیا یہ از روئے شریعت جائز ہے۔ یا نہیں ۔ کیا کھانے کے معاملہ میں ملازم اور آقا کے درمیان کوئی امتیاز روا ہے"۔

اس خط کے آنے سے پہلے بھی چند دوستوں نے زبانی طور پر یہی اعتراض کیا۔ میرے نزدیک چونکہ یہ اعتراض ناواقفی پر مبنی ہے۔ اس لئے اس کا جواب لکھتا ہوں۔ واضح ہو۔ کہ اول تو کوئی ایک شخص کسی گھر میں ملازم ہو۔ تو اس کے لئے علیحدہ ہانڈی پکانا۔ یا ایسی تجویز بتانا سراسر بے وقوفی ہے۔ کیونکہ دس بارہ کھانے والوں کے سالن میں سے ایک آدمی کا سالن بآسانی نکل سکتا ہے۔ اور علیحدہ سالن پکانا اسراف میں داخل ہو گا۔ پس یہ بات تو صرف ایسے گھرانوں یا خاندانوں میں چل سکتی ہے۔ جہاں کئی کئی نوکر ہوں۔ اور ان کی تعداد اتنی ہو۔ کہ الگ ہانڈی پکانے میں خرچ کی کفایت ہو سکے۔ اس لئے یہ تجویز صرف ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے۔ جن کے ہاں کئی ملازم ہوں۔ مثلاً ایک باورچی ۔ ایک مشعلچی ۔ یعنی برتن مانجنے والا ایک ڈیوڑھی کا ملازم ۔ ایک دو عورتیں گھر کا اوپر کا کام کرنے کے لئے۔ جانوروں کا نوکر ۔ ڈرائیور ۔ مہترانی وغیرہ وغیرہ ۔ اس حالت میں جب پانچ سات آدمی اپنے گھر کے ہوں ۔ اور چار پانچ یا زیادہ ملازم اوپر کے ہوں ۔ تو ان کی ہانڈی بآسانی اور بکفایت الگ پک سکتی ہے ۔ بلکہ گھی کا سوال جانے دو ۔ اگر گھر والوں کے لئے پلاؤ ۔ یا مرغی یا مچھلی یا ایسی ہی چیز کبھی کبھی پکے گی تو کیا ان لفٹ درجن ملازموں کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کرنا پڑے گا ۔ اور آقا نے اگر پیٹ بھر کر صرف پلاؤ کھایا ہے ۔ تو کیا ہر ملازم بھی اس دن پیٹ بھر کر پلاؤ ہی کھائے گا ۔ اس کے معنے تو یہ ہوئے ۔ کہ جس دن گھر والوں کے لئے ایک مرغ یا سیر بھر پلاؤ پکے ۔ اس دن ملازمین کے لئے چار مرغ اور پانچ سیر پلاؤ تیار ہوا کرے ۔ کیونکہ بعض ملازمین ماشاء اللہ آقا سے چار گنا کھاتے ہیں ۔ اور آٹھ گنا کھا سکتے ہیں اگر کھانا لذیذ ہو ۔ اور جو آقا ایسا انصاف کرے گا ۔ جیسا کہ آپ چاہتے ہیں ۔ اُسے تو چند روز میں ہی دو تہائی نوکروں کو برخاست کرنے کی ضرورت پیش آجائے گی ۔ یا وُہ بیچارہ خود پتلی دال یا قلیہ کھانا شروع کر دے گا:۔

اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ غلطی کہاں سے آئی ۔ بات یہ ہے ۔ کہ **اسلام میں غلاموں کے ساتھ سلوک** کی نہایت درجہ تاکید وارد ہوئی ہے اور حکم ہے ۔ کہ جو خود کھاؤ ۔ وُہی غلام کو دو ۔ اور جو خود پہنو ۔ وُہی اسے پہناؤ اور جو کام اس سے کراؤ ۔ اس میں خود برابر کے شریک ہو جاؤ ۔ وجہ یہ ہے ۔ کہ غلام کا کوئی اور ٹھکانا نہیں ہے ۔ نہ وہ کہیں اپنی مرضی سے جا سکتا ہے ۔ نہ وُہ اپنی مرضی سے کام چھوڑ سکتا ہے ۔ اور جو بھی وُہ کماتا ہے ۔ وہ مالک کے قبضہ میں چلا جاتا ہے ۔ غرض غلام کی پوزیشن اپنی غلامی کے دوران میں صفر کے برابر ہے ۔ اس لئے شریعت نے اس کے لئے ایسے سلوک کا حکم فرمایا ہے ۔ جس کا اُوپر ذکر ہُوا ۔ لیکن کسی رواج ۔ کسی شریعت ۔ کسی عقل یا کسی گورنمنٹ نے یہ نہیں بتلایا ۔ کہ :۔ **غلام اور ملازم** دونوں کی ایک ہی پوزیشن ہے ۔ نوکر جس وقت چاہے نوکری چھوڑ سکتا ہے ۔ نوکر جو کام نہ کرنا چاہے ۔ اس کا انکار کر سکتا ہے ۔ نوکر تنخواہ لیتا ہے ۔ اور جہاں چاہے اپنا مال خرچ کر سکتا ہے ۔ اپنی تنخواہ میں سے جس قسم کا چاہے ۔ کھا پہن سکتا ہے ۔ یا جہاں چاہے ۔ اپنا مال خرچ کر سکتا ہے ۔ پس دونوں میں اتنا ہی بھاری فرق ہے جتنا ایک آزاد اور قیدی میں ۔ آپ کس طرح غلاموں کے مسائل کو آزاد لوگوں پر لگا سکتے ہیں ؟ شائد آپ نے یہ سُنا ہُوا تھا ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے کُچھ حقوق کھانے ۔ پہننے اور مشقت ۔ محنت وغیرہ میں رکھے ہیں جتنے آقاؤں کے ۔ آپ نے دیکھا ۔ کہ غلام تو نظر نہیں آتے ۔ چلو ان حقوق کو آزاد ملازمین پر چسپاں کر دو ۔ حالانکہ یہ بالکل نامناسب اور غلط فتوےٰ ہے کہ ایک جماعت کا فتوےٰ دوسری جماعت پر لگا دیا جائے ۔ اگر یہ صحیح ہے ۔ تو پھر ہم کو نوکروں کے کپڑے بھی آقاؤں جیسے بنانے پڑیں گے ۔ اور جتنی روٹیاں باورچی پکائے گا ۔ تو بیس بابو صاحب پکائیں گے ۔ اسی طرح ڈپٹی صاحب کا چپڑاسی ہفتہ میں تین دن ڈاک لے جائے گا ۔ اور تین دن وُہ خود لے جائیں گے ۔ اور صبح کو مہترانی پاخانہ کرائے گی ۔ اور شام کو گھر والی خود ۔ کیونکہ غلاموں کے لئے نہ صرف کھانے پینے کے حقوق برابر ہیں ۔ بلکہ کپڑے اور مشقت و محنت میں بھی ان کے لئے برابری کے حقوق مقرر کر دیئے گئے ہیں ۔

برخلاف اس کے نوکر ایک ایسا آزاد شخص ہے ۔ کہ وُہ جب چاہے ملازمت اختیار کر سکتا ہے ۔ جب چاہے ترک کر سکتا ہے ۔ بعض تنخواہ لیتے ہیں ۔ بعض کھانا ۔ کپڑا اور ساتھ ہی تنخواہ بھی لیتے ہیں لیکن عقل اور شریعت کے نزدیک وہ مزدور ہیں ۔ اور ایک مزدور ایک غلام کی طرح اپنے آقا کا برابر کا شریک نہیں ہے ۔ وُہ آزاد ہے ۔ بلکہ جس دن ناراض ہوتا ہے ۔ کبھی کبھی تو وہ آقا اور اس کے گھر والوں کو دس گالیاں دے کر نکل جاتا ہے ۔ اور کتنا کھن اپنا حساب گنوا لیتا ہے ۔ بھلا اس کا اور غلام کا کیا مقابلہ ؟ اور غلام کے مسائل کو مزدور پر کیوں تھوپا جاتا ہے ؟ نوکر یعنی مزدور کو وہی کھانا ملے گا ۔ جو عرف عام میں اس ملک کے نوکروں کو ملا کرتا ہے ۔ ورنہ اس نئے مسئلہ کے مطابق تو گھر کے دستر خوان پر سب ملازمین کو گھر والوں کے برابر بیٹھ کر کھانا کھانا چاہیئے ۔ اور گھر میں جو پھل میوہ تحفہ تحائف آئیں ۔ وُہ سب ملازمین کے ساتھ برابر کے حصہ میں بانٹ لینے چاہئیں ۔ پس دو مختلف حالات کو غلط طور سے گڈمڈ کر دینے سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے :۔

جن لوگوں کا ایسا خیال ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ۔ کہ کیا ان کی بیوی ہانڈی روٹی تیار ہوتے ہی بہترین حصہ سالن روٹی وغیرہ کا تازہ تازہ اور گرم گرم چینی کے برتن اور عمدہ دستر خوان میں لگا کر اپنے نوکروں کو بھیجتی ہے ۔ جیسا کہ گھر کے مالک کے لئے ؟ یا وہ نوکروں کو بعد میں معمولی برتنوں میں پہلے خود کھا کر یا اپنا حصہ نکال کر تقسیم کرتی ہے ۔ اگر وُہ "مساوات" نہیں برتتی ۔ تو پھر پہلے اصلاح اپنے گھروں سے شروع ہونی چاہیئے ۔ میرا اپنا تو یہی خیال ہے کہ وُہ بیوی صحیح عمل کرتی ہے ۔ کیونکہ نوکر "روٹی کپڑے" پر یا "روٹی اور تنخواہ" پر رکھے جاتے ہیں ۔ یعنی اس قسم کی روٹی کپڑے پر جو اس ملک میں نوکروں کا طبقہ اپنے گھروں میں استعمال کرتا ہے ۔ اور جس کا عام رواج پایا جاتا ہے نہ وُہ "روٹی کپڑا" جو آقا خود استعمال کرتے ہیں ہاں یہ ضرور خیال رکھنا ہوگا ۔ کہ نوکر پیٹ بھر کر کھائے ۔ بھوکا نہ رہے ۔ اور خراب گندا مضر صحت بدمزہ کھانا اسے نہ دیا جائے ۔ بلکہ آقا کی حیثیت کے مطابق ملازم کا کھانا بھی ہو اور جس قدر بھی نیک سلوک کیا جائے وہ کارِ ثواب ہے لیکن اصل بات یہی ہے ۔ کہ غلام بیٹے کی طرح ہوتا ہے اور ملازم مزدور کی طرح ۔ اس لئے دونوں کے لئے الگ الگ احکام ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ بیرون ہند

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

انگلستان

لنڈن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک لیکچر کیپٹن عطاء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر دیا۔ اور دوسرا لیکچر میر عبدالسلام صاحب نے اسلام کے بنیادی اصول کے موضوع پر دیا۔ بعد میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ لیکچر سے پہلے قرآن شریف کا درس دیا جاتا رہا۔ مسٹر کاولی اور مسٹر سلیئر اور مسٹر Emeen اور مسٹر ٹلبٹ نے مولوی جلال الدین صاحب شمس کو چائے کی دعوت دی۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے شمولیت کی۔ چائے نوشی کے بعد دو گھنٹہ تک مختلف امور پر مولوی صاحب نے گفتگو کی۔ اس کے بعد مسٹر پرساد آئی سی ایس جو میرٹھ کے رہنے والے ہیں ملاقات کی۔

مولوی صاحب موصوف کو دو مرتبہ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن نے اپنی میٹنگز میں مدعو کیا۔ مسٹر تیھم اٹاف سکول نے گارڈن پارٹی دی جس میں امام مسجد لنڈن مولانا شمس صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ جب مولوی صاحب وہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور واپسی پر ان کے سیکرٹری نے شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب پر پریذیڈنٹ سیکرٹری اور دیگر معززین سے احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔

سماٹرا

میدان سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ مولوی محمد صادق صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۰ اشخاص کو پیغام حق پہونچایا جن میں پادری عہدہ دار اور پرائیویٹ کام کرنے والے لوگ شامل ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے سعید روحوں نے اچھا اثر لیا۔ اس کے علاوہ ایک پادری صاحب سے پانچ عیسائیوں کی موجودگی میں کیا سبت منانا فرض ہے کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ جس کا اثر بظاہر پادری صاحب پر تو نہ ہوا۔ مگر سامعین نے مزید گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

جو بعد میں تشریف لائے اور گفتگو کرتے رہے عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب موصوف نے تین خطبات اور دو دفعہ قرآن شریف کا درس دیا۔

تربیت کا کام بدستور جاری ہے اس سلسلے میں ۱۶۲ اسباق دیئے P. Brajan کی شاخ میں اس دفعہ دوبارہ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ پڑھنے والے بچوں اور عورتوں کی تعداد ۱۴ ہے۔ ان میں سے بعض قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار اشخاص بیعت کا فارم پُر کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ ایک عرب عالم نے جماعت کے خلاف ایک مضمون ایک روزانہ اخبار میں شائع کرایا۔ جس کا جواب دوسرے دن بذریعہ روزانہ اخبار Sinar کے دیا گیا۔ اس کے بعد مزید پانچ اشخاص بیعت کا فارم پُر کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مولوی صاحب نے بھجوا دیئے ہیں۔ جماعت سماٹرا نے فیصلہ کیا ہے کہ جماعت میں ایک سالانہ جلسہ کی بنیاد ڈالی جائے جو انشاء اللہ اسی ماہ میں ہوگا۔

چین

ہانگ کانگ سے محمد اسحاق صاحب مجاہد تحریک جدید ایک پرائیویٹ خط میں لکھتے ہیں کہ انفرادی تبلیغ کے علاوہ تبلیغ بذریعہ لٹریچر بھی جاری ہے۔ اس وقت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے رسالہ امام الزمان کا چینی میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل مولوی عبدالغفور صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ چینی میں کر کے شائع کیا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کام احسن طریق پر ہو رہا ہے۔

مغربی افریقہ

گولڈ کوسٹ سے آمدہ رپورٹیں مظہر ہیں۔ کہ مئی اور جون میں مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے گولڈ کوسٹ کے ۱۸ گاؤں کا دورہ کر کے ۱۲۱ تبلیغی لیکچرز دیئے۔ جن میں تقریباً ۵۰۰۰ سامعین نے شمولیت کی۔ اور ۲۷۴ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام حق پہونچایا۔ ۳۴ نومبائعین سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ باقاعدہ مبلغین کے علاوہ ۱۲۰ آنریری مبلغین نے فریضہ تبلیغ کو سرانجام دیا۔ جنہوں نے قریباً ۷۵۰۰ اشخاص تک پیغام حق پہونچایا۔

وسط مئی میں ایک نووارد حاجی نے پروپیگنڈا کرنا شروع کیا۔ کہ امام مہدی کا ابھی ظہور نہیں ہوا۔ اور کہ میں مکہ سے آیا ہوں۔ ہندوستانی علماء یہاں آکر لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس کے اس پروپیگنڈا کے ازالہ کے لئے مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ خود تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب موصوف کو دیکھ کر وہ حاجی گھبرایا۔ مولوی صاحب نے وہاں بدلائل ظہور مہدی کے ثبوت میں قریباً ۲ گھنٹے لیکچر دیا۔ بعد ازاں سوالات کے لئے وقت دیا مگر کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ اور نہ ہی حاجی صاحب نے کوئی اعتراض کیا۔ اس کے بعد یہ حاجی صاحب دوسرے گاؤں کے دورے پر گئے۔ اور کہا کہ اگر امام مہدی آگیا ہے تو پھر یہاں زلزلہ کیوں نہیں آیا۔ مولوی صاحب موصوف نے اس غبار کو بدلنے کے لئے ان دیہات کا بھی دورہ کیا۔ ہر جگہ لوگوں میں اس اعتراض کا چرچا تھا اور وہ کہتے تھے کہ اگر امام مہدی ظاہر ہو گیا ہے تو زلزلہ کیوں نہیں آتا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو اس رنگ میں بھی پورا کر کے دشمنوں کو شرمندہ کیا۔ اور ۲۲ جون کو ۸ بجے شام گولڈ کوسٹ میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس سے بھاری نقصان ہوا۔ اور گولڈ کوسٹ کے سینکڑوں آدمی بے خانماں ہو گئے۔ گورنمنٹ کی بعض عمارتیں پھٹ گئیں۔ اور بعض مٹی کا ڈھیر ہو گئیں۔ ۱۳۷ نفوس گولڈ کوسٹ دارالحکومت میں اس زلزلہ کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ زلزلے کے بعد بھی خفیف جھٹکے آتے رہے۔ اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ ۱۹۳۷ء میں جماعت گولڈ کوسٹ کی طرف سے ایک اشتہار "A voice in the wilderness" مشتمل بر پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام متعلقہ زلزلہ شائع کیا گیا تھا۔ اور بکثرت ملک میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اور آنے والے مصائب سے قبل از وقت آگاہ کیا گیا تھا۔

زلزلہ کے بعد عام طور پر عیسائی اور مشرک لوگ بھی اس امر کے اظہار سے نہ رہ سکے۔ اور انہوں نے اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ نے قبل از وقت بذریعہ اشتہار اس زلزلے کی خبر دی تھی۔ اس زلزلہ کی وجہ سے لوگوں کا عام رجحان سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ کی طرف ہو گیا ہے۔

برما

بمیدن برما سے مولوی احمد خان صاحب نسیم لکھتے ہیں کہ جمعہ کے دن نماز کے بعد ڈلہ میں ایک لیکچر دیا۔ اور جماعت کو تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ پھر انسین میں ایک دعوت میں شرکت کی۔ جس میں مدعوین کو پیغام حق پہونچایا۔ وہاں سے روانہ ہو کر Hamayun پہونچا۔ اور ایک احمدی دوست کے مکان میں انصار اللہ کی میٹنگ میں شمولیت کی۔ اور ایک لیکچر دیا۔ جس میں غیر احمدی بھی شریک تھے۔ اس کے بعد رات کو رنگون پہونچا۔ ایک انگریز کو تبلیغی ٹریکٹ دیئے جو پہلے بھی ہماری انجمن کے ہال میں آیا تھا۔ اور برمی زبان میں چھپا ہوا لٹریچر پبلک میں تقسیم کیا۔ دوسرے دن Emaine کے لئے بذریعہ جہاز روانہ ہو گیا۔ کیونکہ وہاں ایک مناظرہ تھا Emaine پہونچ کر دو دن تک "قرآن کریم منسوخ ہو سکتا ہے کہ نہیں" کے موضوع پر مناظرہ کیا۔

امریکہ

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ انچارج یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ جماعت کی مختلف شاخوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ اور کئی ہفتوں سے دورے پر ہیں۔ آپ کی وسط جون کی رپورٹ کا ماحصل حسب ذیل ہے۔ میں تین ہفتوں سے تبلیغی دورے پر ہوں پہلے گیلس برگ گیا۔ جہاں دو بہت مخلص احمدی ہیں میں وہاں تین روز ٹھہرا۔ اور نومسلموں کو نمازیں سکھلائیں اور عقائد اور اعمال کے متعلق مختلف امور سے آگاہ کیا۔ گیلس برگ سے کینساس سٹی آیا یہاں پر ۱۵ اکس ممبران جماعت احمدیہ ہیں یہاں میں دو ہفتے ٹھہرا۔ میں ایک سال کے بعد اس شہر میں آیا۔ اور عین ضرورت کے وقت آیا۔ جماعت میں خدا کے فضل سے ہوشیاری اور بیداری اور قوت عمل میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ یہاں سے میں پوکسٹی جا رہا ہوں۔ جو مغربی ریاستوں میں واقعہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ شکاگو واپسی سے قبل کئی شہروں میں ٹھہروں گا۔ اس علاقے میں میرا کام شام فلسطین اور دوسرے مسلمان عربوں کی تربیت کے متعلق ہوگا۔ اللہ تعالےٰ میرے اس دورے کو بابرکت فرمائے۔ جماعت ... [illegible] ... ضرورت ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

نظارتوں کے اعلانات

احباب جماعت کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بارہا درخواست کی جاچکی ہے۔ کہ مہربانی فرماکر۔ اپنی اپنی جماعت اور علاقہ کے صحابہ و صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روایات لکھوا کر یا خود ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے لکھ کر دفتر تالیف و تصنیف میں ارسال فرمائیں۔ خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ انصار اللہ کو بھی اس خدمت کے لئے پکارا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ سوائے چند سرگرم احباب کے اور کسی نے اس کام کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ دفتر ہذا کے کارکن شیخ عبدالقادر صاحب نے لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات اور گوجرانوالہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور انہیں نہایت قیمتی اور اہم مسائل پر مشتمل روایات ملی ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دوسری جماعتوں میں بھی یقیناً ایسے صحابہ کرام موجود ہوں گے۔ جن کے سینے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنے ہوئے پاکیزہ کلام سے معمور ہوں گے۔ مگر بعض ان پڑھ ہونے کی وجہ سے اور بعض سستی کی وجہ سے اس امانت کو ابھی تک ادا نہیں کر سکے۔

پس مخلص احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس کام کو معمولی نہ سمجھیں۔ یہ نہایت ہی اہم اور مہتم بالشان کام ہے۔ اور آئندہ آنے والے لوگ جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ کے خلفاء کرام اور صحابہ کرام کو مرور زمانہ کی وجہ سے نہیں دیکھ سکیں گے۔ وہ حضور اور حضور کی پیدا کی ہوئی پاکیزہ جماعت کے اخلاق۔ عادات اور خصائل کا اندازہ صرف ان روایات سے ہی کر سکیں گے۔ جو آپ لوگ آج جمع کریں گے۔

غور فرمائیے اگر آج احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذخیرہ ہمارے سامنے نہ ہوتا۔ تو ہم کس قدر خیر۔ نیکی تقوےٰ اور حکمت و دانائی سے لبریز باتوں سے محروم رہتے۔

پس احباب کو صحابہ کرامؓ کے نمونہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ جس طرح انہوں نے نہایت کوشش اور جانفشانی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہوئے کلام کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور دوسروں تک پہنچایا۔ ایسے ہی ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ آپؑ کے بروز حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفر و حضر۔ پاکیزہ عادات۔ حسن اخلاق۔ خوارق و معجزات وغیرہ کے متعلق جو کچھ ہم نے دیکھا ہو۔ یا آپ کی زبان فیض ترجمان سے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر۔ احادیث کی تشریح اور فقہ کے مسائل سنے ہوں وہ اپنی اگلی نسلوں تک پہنچائیں۔

بعض احباب جو یہ دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہمیں پتہ نہیں ہم کیا لکھیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ پہلے اپنا نام۔ والد کا نام۔ موجودہ عمر۔ سن بیعت۔ سن زیارت اور مکمل ایڈریس لکھیں۔ پھر مختصر طور پر یہ لکھیں۔ کہ ان کو احمدیت قبول کرنے کی تحریک کس طرح ہوئی۔ پھر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنی ہوئی جو بات بھی ان کو یاد ہو وہ تحریر فرمادیں۔ حضور علیہ السلام کے حالات۔ حرکات و سکنات کے متعلق بھی جو کچھ انہیں یاد ہو وہ اس ضمن میں تحریر کر کے جلد از جلد بھیج دیں۔

اگر کوئی شخص صحابی ہے مگر اسے کوئی روایت یاد نہیں۔ تو وہ کسی فوت شدہ یا زندہ صحابی سے سنی ہوئی بات بھی جو اسے اچھی طرح یاد ہو بیان کر سکتا ہے۔ مگر یاد رہے۔ کہ روایات بیان کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ واری ہے۔ جس کے متعلق حد درجہ کی احتیاط کی ضرورت ہے۔

صحابیات کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے۔ کہ انہوں نے ابھی تک بہت کم اس طرف توجہ کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہزارہا عورتیں احمدی جماعت میں ایسی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گھریلو زندگی کے متعلق باتیں سنی ہوں گی۔ مگر ابھی تک صرف چند عورتوں نے اپنی روایات لکھ کر یا لکھوا کر ارسال کی ہیں۔

پس جماعت کے مخلصین کو چاہیئے۔ کہ جن صحابہ اور صحابیات کو اخبارات سلسلہ کا مطالعہ کرنے کا کم موقع ملتا ہے۔ یا جو ان پڑھ ہونے کی وجہ سے یہ اعلان نہ پڑھ سکیں۔ انہیں سنا کر ان سے روایات قلم بند کر کے دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

بجٹ سالانہ کو پورا کرنیکی ذمہ واری لینے والی جماعتیں

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں یہ تجویز پیش ہو کر منظور ہوئی تھی۔ کہ ایسی جماعتوں سے جو خواہ کچھ بھی ہو اپنا بجٹ بہر حال پورا کرنے کی ذمہ واری لینے کے لئے تیار ہوں وعدے لئے جائیں۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں ہر سال جماعتوں سے دریافت کیا جاتا رہا ہے۔ اور بعض جماعتیں بجٹ پورا کرنے کی ذمہ واری لیتی بھی رہی ہیں۔

بجٹ ۱۹۳۹-۴۰ء کو بہر حال پورا کرنے کی ذمہ واری جو جماعتیں اپنے اوپر لینا چاہتی ہوں ان کو چاہیئے کہ اس کی اطلاع جسقدر جلد ممکن ہو دفتر ہذا میں بھجوادیں۔ ان کی اطلاع حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور۔ نیز آئندہ مجلس مشاورت میں پیش کی جائیگی۔

ناظر بیت المال قادیان

آنریری آڈیٹروں کی ضرورت

نظارت بیت المال کی طرف سے پنجاب کی بعض بڑی بڑی شہری جماعتوں۔ اور اس کے علاوہ یو۔ پی اور بنگال وغیرہ کی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کرانی مدنظر ہے۔ اس کام کے لئے چند ایسے احباب کی مخلصانہ آنریری خدمات کی ضرورت ہے۔ جو اکونٹ کے کام سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور حسابات کو آڈٹ کر سکیں۔ ایک یا دو انجمنیں جو ان کے ذمہ لگائی جائیں گی۔ سال میں ایک یا دو دفعہ ان کی پڑتال کے لئے وقت دے سکیں۔

جو احباب اس دینی خدمت کے لئے بطور آڈیٹر بیت المال اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد ۱۰ اگست ۳۹ء تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔ اور یہ تحریر فرمائیں کہ وہ پڑتال کے لئے سال میں کتنی دفعہ اور کون کونسا وقت دے سکیں گے۔ تا اس کے مطابق جماعت نامزد کر دی جاوے اور پروگرام تجویز کر دیا جائے۔

حتی الوسع کوشش یہ ہوگی۔ کہ قریب کی شہری جماعتیں آڈٹ کے لئے سپرد کی جائیں۔ بجز اس کے کہ خاص حالات اور مرضی نیت کے کسی کو دور کی انجمن میں بھی لگا دیا جائے امید ہے کہ احباب ثواب کے اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سٹار ہوزری کا مال

یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے۔ کہ اکثر دوستوں نے سٹار ہوزری سے مال خریدنا بند کر دیا ہے۔ حالانکہ جماعت کے نمائندے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور سٹار ہوزری سے تعاون کا وعدہ دوران مشاورت میں کر چکے ہیں۔ بنابریں میں دوستوں کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ ارشاد کے ماتحت توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سٹار ہوزری قومی سرمایہ سے قائم شدہ ہے۔ اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور اپنے کارخانہ کی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

نیز مقامی اور بیرونی احمدی دوکانداروں کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس کے ساتھ پورے تعاون سے کام لیں۔ اور قومی کارخانہ کو فروغ دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

بنگال کے بھوک ہڑتالی قیدی اور کانگرسی رہنما

بنگال کے جو سیاسی قیدی بھوک ہڑتال پر ہیں۔ ان کے نام ۲؍ اگست کو واردھا سے گاندھی جی نے ایک پیغام شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ میں اس بھوک ہڑتال کو مہراسر ناواجب سمجھتا ہوں۔ یہ قیدی دوسرے سیاسی قیدیوں کے لئے بھی بُری مثال پیش کر رہے ہیں۔ ایسے اقدامات سے منظم حکومت کا کام نہیں چل سکتا۔ اور ڈسپلن تباہ ہو جاتا ہے۔ ان کا مطالبہ تو جائز ہے مگر اپنی ہٹ اور ضد کے ذریعہ یہ اسے کمزور کر رہے ہیں۔ انہیں میرے مشورہ کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ میں ان کا بہترین ترجمان ہوں۔ فاقہ کشی کا ماہر ہوں۔ اور سیاسی قید و بند کا بہت زیادہ عالم ہوں۔ بھوک ہڑتال کا مقصد عوام کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرنا ہے۔ جو یہ لوگ بہت اچھی طرح حاصل کر چکے ہیں۔ اور اگر اب اس ہڑتال کو طوالت دی گئی۔ تو یہ مقصد فوت ہو جائے گا۔ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی ان کی رہائی کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے۔ ہڑتال کا جاری رکھنا ان میں رکاوٹ کا موجب ہوگا۔

مسٹر بوس نے اس سلسلہ میں ایک بیان جاری کیا ہے کہ گاندھی جی کے اس بیان نے حکومت بنگال کے ہاتھ مضبوط کر دیئے ہیں۔ اور سیاسی قیدیوں کی پوزیشن کو بہت نازک بنا دیا ہے۔

الہ آباد میں ۲؍ اگست کو ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان کیا۔ کہ بھوک ہڑتالیوں کی زندگی بچانے کے لئے کانگرسی وزارتوں کا مستعفی ہو جانا بعید از امکان نہیں۔ ہم لوگ پرانے کھلاڑی ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ دشمن پر ضرب لگانے کا بہترین موقعہ کون سا ہے۔ گذشتہ موقعہ پر جب سیاسی قیدیوں کی رہائی کا سوال تھا۔ تو یو۔پی اور بہار کی وزارتوں کے مستعفی ہونے کا فیصلہ پانچ منٹ کے اندر اندر ہو گیا تھا۔

حکومت پنجاب کی طرف سے زمینداروں کو معافی

لاہور سے ۲؍ اگست کی اطلاع ہے کہ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ستلج ویلی پراجیکٹ سے استفادہ کرنے والے زمینداروں کو ۴۴ لاکھ روپیہ کی رقم محاصل میں سے معاف کر دی جائے۔ اس میں سے ۲۰ لاکھ روپیہ کی رقم ایکریج ریٹ کی ہے اور ۲۴ لاکھ سود کی جو اس پر جمع ہوتا رہا ہے۔ حکومت جب کسی علاقہ میں آبپاشی کی کوئی نئی سکیم جاری کرتی ہے۔ تو راجباہ اور نکیاں وغیرہ بنانے کے لئے جو رقم زمینداروں سے وصول کی جاتی ہے۔ وہ ایکریج ریٹ کہلاتی ہے۔ جب ستلج ویلی پراجیکٹ سے آبپاشی کا کام شروع ہوا۔ تو حکومت کو راجباہوں۔ کھالوں اور نکیوں وغیرہ کے لیے ۲۹ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑا تھا۔ جس کی وصولی کے لئے ایک روپیہ دس آنہ فی ایکڑ خرچ لگایا گیا۔ لیکن چونکہ اس کی وصولی میں مشکلات تھیں۔ اور زمینداروں کی طرف سے بار بار یہ شکایات کی جاتی تھیں۔ کہ یہ واجبات ان پر بھاری بوجھ ہیں۔ نیز بعد تحقیقات حکومت پر واضح ہو گیا تھا کہ یہ واجبات دوامی رقبوں کے مقابلہ میں غیر دوامی رقبوں پر زیادہ شدت سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء کی فصل خریف سے غیر دوامی رقبے مالکانہ میں ایکریج ریٹ کی تشخیص بند کر دی جائے۔ اور اس کے بعد زمینداروں سے اس سلسلہ میں کوئی رقم وصول نہ کی جائے۔ البتہ بقایا رقوم کا ادا کرنا ضروری ہوگا۔ اور اس طرح ۴۴ لاکھ روپیہ کی وصولی بالکل موقوف کر دی گئی ہے۔ گویا حکومت نے زمینداروں کی مالی مشکلات میں ایک دفعہ پھر ان کے ساتھ عملی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔

صوبجات متوسط کے مسلمان اور کانگرسی حکومت

ناگپور سے ۲؍ اگست کی اطلاع ہے کہ مقامی مسلم لیگ نے مسلمانوں کی طرف سے گورنر کو ایک محضر نامہ ارسال کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ صوبہ کی کانگرسی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ شدید ناانصافیاں کی ہیں۔ تمام صوبہ میں فرقہ وارانہ وارداتیں ہو رہی ہیں۔ جو عام طور پر ہندو تہواروں کے موقعہ پر ہوتے ہیں۔ جبل پور میں جو فساد ہوا۔ اس میں ہندو ملزم تھے۔ اس لئے اتحاد کے پردہ میں یہ مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ لیکن دوسرے کسی فساد کا مقدمہ واپس نہ لیا گیا۔ کیونکہ ان میں زیادہ تر مسلمان ہی ماخوذ تھے۔ کٹنی میں ایک مسلمان لڑکے کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس جرم میں بعض ذی اثر ہندو گرفتار ہوئے۔ مگر ہندو قوم کے احتجاجات سے ڈر کر حکومت نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور بھی کئی جگہ ایسا ہوا۔ بعض بے گناہ کردہ گناہ مسلمانوں کو کسی ہندو کے قتل کے الزام میں گرفتار کر کے سزائیں دیدی گئیں۔ بسوا میں تعزیری پولیس کے اخراجات مسلمانوں پر ڈال دیئے گئے۔ ایک مسلمان کی سزائے قید معاف کر دینے کی وجہ سے مسلمان وزیر مسٹر شریف کو تو علیحدہ کر دیا گیا۔ لیکن ایک ہندو پان فروش جس کے لئے ہائیکورٹ نے سزائے موت بحال رکھی تھی۔ اسے رہا کر دیا گیا مسلم لیگ کے ذمہ دار کارکنوں کو تکالیف پہنچائی گئیں مسلم اخبارات سے بھاری ضمانتیں لی گئیں وغیرہ وغیرہ اس لئے آپ اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے تمام اہم مقدمات کی دوبارہ تفتیش کرائیں۔ مگر خفیہ پولیس کے ذریعہ۔ اور متعصب پولیس افسروں کو سزائیں دلوائیں۔ تعزیری پولیس کے اخراجات مسلمانوں پر نہ ڈالے جاتیں۔ تمام آئینی اداروں میں مسلمانوں کے لئے خاطر خواہ نمائندگی کا انتظام کیا جائے۔ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے علیحدہ گرانٹ دی جائے۔ جس کا خرچ مسلم مشاورتی بورڈ کے اختیار میں ہو تمام گورنمنٹ کالجوں میں اردو کی تعلیم کا انتظام کیا جائے اور مسلم طلباء و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ کالج کھولے جائیں۔ وغیرہ وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمبئی میں مسلمانوں پر فائرنگ کے بعد

یکم اگست کو جو بمبئی میں بندش شراب کی سکیم کے نفاذ کا دن تھا مسلمانوں پر پولیس کی طرف سے گولی چلائے جانے کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس سکیم کی وجہ سے حکومت کے محاصل میں جو کمی ہوگی۔ اسے پورا کرنے کے لئے اس نے جائداد پر ٹیکس لگانا تجویز کیا ہے۔ اور بمبئی میں چونکہ نصف کے قریب جائداد مسلمانوں کی ہے اس لئے وہ اس پر احتجاج کر رہے ہیں۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسٹر کریم بھائی ابراہیم کو پولیس کمشنر نے متنبہ کر دیا تھا۔ کہ یکم اگست کو جلوس نہ نکالیں۔ کیونکہ اسی دن کیلئے حکومت کی طرف سے ایک زبردست پروگرام مرتب ہو چکا ہے۔ مسلمان مظاہرہ کسی اور تاریخ پر ملتوی کر دیں۔ لیکن اس کے باوجود جلوس نکالا گیا۔ جس میں حکومت اور کانگرس کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ بعض راہگیروں کی گاندھی ٹوپیاں اتار کر اہل جلوس نے جلا دیں۔ اور پولیس پر بھی حملے کئے۔ اس لئے گولی چلانی پڑی۔

مسٹر جناح اور سر ابراہیم نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ جلوس بالکل پُرامن تھا۔ اور فساد کی ذمہ داری پولیس پر ہے۔ فائرنگ بالکل غیر ضروری اور ظالمانہ تھا۔ مسلمانوں نے جو کچھ کیا۔ مدافعانہ رنگ میں کیا۔

۲؍ اگست کی اطلاع ہے کہ شہر میں بالکل امن وامان ہے۔ پارسی اخبار "جام جمشید" اور مسلمان اخبارات الہلال و انقلاب پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں کہ فسادات کے متعلق کوئی خبر بغیر سنسر کرائے شائع نہ کریں۔ بلکہ جائداد ٹیکس کے خلاف بھی کوئی مضمون احتساب کرائے بغیر شائع نہ کریں۔ بعد کی خبر ہے کہ اخبار انقلاب کے خلاف احکام واپس لے لئے گئے ہیں۔ زخمیوں کی کل تعداد ۵۰ ہے جس میں پولیس کے آدمی بھی شامل ہیں۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

شورش فلسطین کے حالات و کوائف

لنڈن سے ۳۰ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دار العوام میں وزیر نوآبادیات نے کہا کہ ۱۹۱۹ء میں فلسطین میں عربوں کی تعداد چھ لاکھ ۳۵ ہزار تھی۔ اور یہودیوں کی صرف ۵۸ ہزار۔ مگر مارچ ۳۹ء میں عربوں کی تعداد گیارہ لاکھ تیرہ ہزار اور یہود کی چار لاکھ بیس ہزار ہو گئی۔ گویا گذشتہ بیس سال کی مدت میں عربوں کی تعداد تو دوگنا بھی ترقی نہ کر سکی۔ لیکن یہودی آٹھ گنا بڑھ گئے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ عربوں کا اضطراب بے معنی نہیں۔

بیت المقدس سے یکم اگست کی اطلاع ہے۔ کہ ماہ جولائی میں اس ملک میں ۸۰ اشخاص ہلاک اور ۹۷ مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ایک اور مجروحین میں سات برطانوی سپاہی بھی شامل ہیں۔ گذشتہ مہینوں میں یہاں انسانی خون کی جو ارزانی رہی ہے اس کے ساتھ اگر مقابلہ کر کے دیکھا جائے۔ تو یہ کچھ بھی نہیں۔ اور اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ ممکن ہے۔ اہل فلسطین اس خونی کھیل کو آئندہ بند کر دیں۔

سرانامند کے کیمپ میں اسّی یہودی شورش پسند نظر بند ہیں۔ ان سب نے بھوک ہڑتال کر دی تھی۔ ان کے ساتھ تل عفیف کی یہودی عورتوں نے بھی بطور ہمدردی ہڑتال کر دی یہودیوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے گورنمنٹ ہیڈ کوارٹرز کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ لیکن پولیس کی طرف سے حکم ملنے پر فوراً منتشر بھی ہو گئے۔ یہود کے ربی اعظم ڈاکٹر ہرتزوگ نے ان قیدیوں سے اپیل کی تھی۔ کہ بھوک ہڑتال ترک کر دیں۔ اور یروشلم سے یکم اگست کی خبر ہے۔ کہ اس کی ہدایات کے مطابق انہوں نے ہڑتال کھول دی ہے

برطانوی پارلیمنٹ میں بعض اہم سوالات کے جواب

لنڈن سے ۲ اگست کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج وزیر اعظم نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جو برطانوی سفیر ٹوکیو میں ٹین سین کے سلسلہ میں گفت و شنید کر رہا ہے۔ اسے ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ حکومت جاپان پر یہ امر واضح کر دے۔ کہ شمالی چین میں برطانیہ کے خلاف جو پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اسے فوراً بند کر دیا جائے۔ ورنہ گفتگوئے مصالحت کا جاری رکھنا محال ہو گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ جن چار چینیوں پر ایک جاپانی افسر کے قتل کا الزام تھا۔ ان کے متعلق تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ آپ نے کہا کہ مشرق بعید کے معاملات کے متعلق میں کوئی قدم اٹھانے سے پیشتر حکومت ہائے فرانس اور امریکہ سے استصواب کر لیا کرتا ہوں۔

ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایسا انتظام کر دیا جائے۔ کہ جنگ کے دنوں میں خطرناک علاقوں سے کمزوروں۔ بیماروں۔ ماؤں اور بچوں کو نکال کر کینیڈا میں آباد کیا جائے۔ وزیر مستعمرات نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی راہ میں اسقدر شدید مشکلات ہیں۔ کہ انہیں دور نہیں کیا جا سکتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ جنگ کے ایام میں بھی پارلیمنٹ کے اجلاس منعقد ہوتے رہیں گے۔ موجودہ سیشن ۴ اگست کو ختم ہو جائے گا۔ اور پھر ۳ اکتوبر کو اجلاس ہو گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ موجودہ فصل کے تیار ہونے پر حکومت کے پاس گندم کا اس قدر ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ جو چھ ماہ تک کے لئے کافی ہو گا۔ اور اتنا عرصہ باہر سے مزید خریدنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کینیڈا سے پونے چار کروڑ من گندم خرید رہی ہے۔

ایک ممبر نے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کی۔ کہ سیلون میں ہندوستانیوں سے امتیازی سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اور مزدوروں کو نکالا جا رہا ہے۔ اسکے متعلق سر طامس انسکپ نے کہا۔ کہ مجھے ان حالات کا بخوبی علم ہے۔ میں اس کے متعلق گورنر سیلون سے مشورہ کر رہا ہوں۔ اور وہاں ہندوستانیوں کے مفاد کا پوری طرح خیال رکھا جائیگا

ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں کیا روکاوٹیں درپیش ہیں۔ وزیر تجارت نے کہا۔ کہ کوئی غیر متوقع مشکلات نہیں ہیں۔ لیکن یہ معاہدہ اسوقت مکمل ہو گا۔ جب امریکن گورنمنٹ کوئی قانون پاس کرے گی۔ چین کی چاندی کی جاپان کو واپسی کے متعلق بھی ایک سوال دریافت کیا گیا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ گو جاپان کی طرف سے ٹوکیو کی گفت و شنید میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا۔ مگر جاپانی گورنمنٹ کی طرف سے ابھی تک اس کے متعلق باقاعدہ مطالبہ پیش نہیں ہوا۔ حکومت برطانیہ امریکہ و فرانس سے مشورہ کے بعد اسے واپس کرے گی۔ ایک ممبر نے تحریک پیش کی۔ کہ اینگلو سوویٹ معاہدہ سے قبل یہ ضروری ہے۔ کہ اس ضمن میں فن لینڈ۔ سویڈن اور بالٹک سٹیٹس نے جو بیانات شائع کئے ہیں۔ ان پر غور کر لیا جائے۔ نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ کو جملہ ممالک متعلقہ کے مفادات کا پورا پورا خیال ہے۔ روس کے ساتھ جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کے دوران میں یہ بات ظاہر ہو چکی ہے۔ کہ ان ممالک کی غیر جانبداری تینوں ممالک کے لئے نہایت اہم ہو گی۔ لیکن ہم یہ بھی نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے لئے حفاظت کی گارنٹی زبردستی ان پر ٹھونس دیں۔

ترکی کے خلاف اٹلی کی جنگی تیاریاں

مصری اخبار الاہرام کے نامہ نگار خصوصی نے لکھا ہے۔ کہ آج کل ترکی اور اطالوی اخبارات میں قلمی جنگ جاری ہے۔ اطالوی جرائد نے لکھا ہے۔ کہ ترکی پر قبضہ کرنے کے بعد اس کا ایک حصہ یعنی درہ دانیال تک اطالوی مملکت میں اور باقی ماندہ جرمنی کے ساتھ شامل کر دیا جائے گا۔ ترکی اخبارات بھی ایسے مقالات کے سخت جواب شائع کرتے ہیں۔ جس سے ترکی کی رائے عامہ اٹلی کے سخت خلاف ہو رہی ہے۔ تاہم ترک بہت حد تک اپنے جذبات کو دبائے ہوئے ہیں۔ لیکن جرمن اور اطالوی ترکی سے بھاگ رہے ہیں۔ بعض اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اٹلی کا جنگی پروگرام یہ ہے۔ کہ بری رستہ سے تنگنائے پر حملہ کر کے فرانسیسی اور برطانوی جہازوں کا رستہ روک دے۔ اور اس طرح ترکی و برطانیہ کے معاہدہ کو عملی طور پر بے اثر کر دے۔ گو یوگوسلاویہ اٹلی کے ساتھ شامل نہیں۔ لیکن اسے یقین ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں اطالوی افواج کے گذرنے پر وہ معترض نہ ہو گا۔ اور اس رستہ سے ہو کر اٹلی چاہتا ہے کہ اپنی تمام قوت کو تنگنائے پر بری حملہ میں صرف کر دے۔ تا ترکی برطانیہ اور فرانس کی امداد سے محروم رہ جائے۔ ترکی حکومت بھی دونو تنگناؤں کے استحکامات پر اپنی تمام توجہ کو صرف کر رہی ہے۔ اٹلی نے البانیہ کے مشرقی علاقہ میں جو حربی استحکامات کئے ہیں۔ اس سے اس کے عزائم کا بخوبی اظہار ہو جاتا ہے۔

انقرہ سے ۲ جولائی کی خبر ہے۔ کہ برطانیہ کا جنگی بیڑہ آج آبنائے باسفورس میں داخل ہوا۔ اور ترکوں نے اس کا شاندار استقبال کیا۔ یہ بیڑہ بحیرہ روم کے جنگی استحکامات کا معائنہ کر رہا ہے۔ اور ۶ اگست تک ساحل ترکی پر لنگر انداز رہے گا۔ جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقع ہے۔ کہ برطانوی بیڑہ آبنائے باسفورس میں داخل ہوا۔ اور ترکوں نے اس کا استقبال کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah